

## 76413- منگنی کے وقت سورۃ الفاتحہ پڑھنا

### سوال

میری شادی ہونے والی ہے، جس ملک میں میری شادی ہوگی وہاں نکاح میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے کا رواج ہے، جب ہمارے ملک میں کوئی بھی شادی کرنا چاہتا ہے تو وہ سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہیں، اور اس تقریب میں کچھ مردوں کو دعوت دی جاتی ہے جس میں مٹھائی اور مشروبات پیش کیے جاتے ہیں کیا یہاں سورۃ الفاتحہ پڑھنا سنت ہے اور ایسا ہے تو ایسا کرنے کے نتیجے میں کیا مرتب ہوگا؟

### پسندیدہ جواب

عقد نکاح یا منگنی میں سورۃ فاتحہ پڑھنا سنت نہیں بلکہ یہ بدعت ہے، کیونکہ قرآن مجید کی اعمال میں کوئی آیت یا سورۃ کی بغیر دلیل تخصیص کرنا جائز نہیں۔

ابوشامہ المقدسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"عبادات کو ان اوقات کے ساتھ مخصوص نہیں کرنا چاہیے جس کی تخصیص شریعت نہ ہو، چنانچہ مکلف کو تخصیص کا منصب حاصل نہیں، بلکہ یہ شارع کو حاصل ہے" انتہی

دیکھیں: الباعث علی انکار البدع والحوادث (165).

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا منگنی کے وقت سورۃ فاتحہ پڑھنا بدعت ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"عورت کے ساتھ مرد کی منگنی یا نکاح کے وقت سورۃ فاتحہ پڑھنا بدعت ہے" انتہی

سورۃ فاتحہ پڑھنے کی نتیجے میں عقد نکاح کے احکام میں سے کوئی حکم مرتب نہیں ہوتا، اس لیے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا معنی یہ نہیں کہ اس سے عقد نکاح مکمل ہوتا ہے، بلکہ عقد نکاح میں لہجہ و قبول اور ولی اور گواہ کا اعتبار ہوتا ہے۔

عقد نکاح کے وقت سنت تو یہ ہے کہ خطبہ حاجت پڑھا جائے، جو درج ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نکاح وغیرہ میں خطبہ حاجت پڑھنے کی تعلیم دی وہ خطبہ درج ذیل ہے:

"إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، لَسْتَعِيزُ وَ لَسْتَغْفِرُهُ، وَ نَعُوذُ بِهِ مِنْ شَرِّ وَرَأْفِئِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَخَوَّفْتُمْ مِنْ نَفْسِكُمْ وَأَجْدَةٌ وَقَلْبٌ مِثْلُهَا وَمِنْهَا رُفُؤُهَا وَبِئْسَ لِلشَّيْطَانِ لَكْبِيرٌ أَوْ نَسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْعَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمٌ بَرِيقًا﴾.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ عَن تَقَاتِهِ وَلَا تَموتُوا لآلَائِكُمْ تَسْلَمُونَ﴾.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِغِ اللَّهُ ذُرِّيَّتَهُ فَذُرِّيَّةٌ حَقِيظًا﴾.

بلاشبہ سب تعریفات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، ہم اس سے مدد مانگتے اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں، اور اللہ سے پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اپنے برے اعمال سے، جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

﴿اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اس جان سے اس کی بیوی کو بنایا اور پھر ان دونوں سے بہت سارے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انہیں (زمین پر) پھیلایا، اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس کے ذریعہ (جس کے نام پر) تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں (قطع کرنے سے) ڈرتے رہو، بے شک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے﴾۔

﴿اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہیں موت بھی اس حالت میں آنے کہ تم مسلمان ہو﴾۔

﴿اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ایسی بات کہو جو سچی اور محکم ہو، اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دیگا، اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائےگا، اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی﴾۔

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2118) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداؤد میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

چنانچہ لوگوں نے اس سنت کو چھوڑ کر اور اس سے اعراض کر لیا اور اس کی بجائے بدعت کو اپنایا ہے، اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان کے دین کی طرف بہتر اور اچھی طرح لوٹائے۔

واللہ اعلم.